کے حقوق' اور مسلمانوں کے لیے ان کے طرزِ زندگی سے بچنے کے خدائی احکامات وفرمودات نبویؐ کو محنت اور عرق ریزی سے جمع کیا ہے۔ یہ ایک لائق تحسین کوشش ہے جس سے ان موضوعات پر نئے لکھنے والوں کو سہولت حاصل ہوگی۔

اسلام کے نزدیک مسلم اور کافر کے درمیان فرق انسانی حقوق اور معاشرتی تعلقات میں مزاحم نہیں ہے۔ دورِ نبوت و خلافت میں خصوصاً اور بعد کے ادوار میں بھی' مسلم معاشروں اور حکومتوں نے غیر مسلموں کے ساتھ حتی الوسع حسنِ سلوک سے کام لیا۔

چند فروعی مسائل (بالوں کی کٹنگ' تہہ بند و پاجامے' پینٹ شرٹ' داڑھی اور مونچھ اور چمڑے کے موزے وغیرہ) پر بحث کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ نہیں کرتی۔ مصنف نے بتایا ہے کہ دوسری قوموں کی زبانیں سیکھنے سے حضرت عمرؓ اور محمد بن سعد بن ابی وقاص نے منع کیا تھا (ص ۳۱۳)۔ یہ اس وقت کی حکمت و مصلحت ہوگی' موجودہ دور میں غیر مسلم' نومسلم اور خود مسلمانوں میں دین کی اشاعت و تبلیغ' سفارت کاری' معلومات کے تبادلے وفراہمی اور ترقی یافتہ قوموں کے تعلیمی و اقتصادی اور جدید ٹکنالوجی کے نظاموں سے استفادے اور دشمن کی سازشوں سے باخبر رہنے کے لیے ان کی زبانیں سیکھنا ضروری ہی نہیں بلکہ واجب وفرض ہے۔ اسی طرح دشمن کی زبان پر عبور کیے بغیر زبان کے ذریعے کیسے جہاد ہوگا؟

ہماری راے میں کتاب کی تدوین کو اور بہتر بنانے کی ضرورت تھی۔ کئی مقامات پر الفاظ اور جملے اصلاح طلب ہیں اور ایک ہی موضوع سے متعلق آیات واحادیث کی تکرار سے اچھا تاثر قائم نہیں ہوتا۔ بہرحال مولف کا جذبہ قابلِ قدر اور کوشش بھی اچھی ہے۔ (عبدالجبار بھٹی)

شجرِ صحرا (مجلہ) مدیر: محمد شفیع جان بلوچ۔ ناشر: گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول کلیاروالا' ضلع جھنگ۔ صفحات: ۱۱۰+۸۲۔ قیمت: درج نہیں۔

کلیاروالا' جھنگ سے کوئی ۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک انتہائی پس ماندہ گاؤں تھا۔ یہاں کے باشندوں کو شہروں کی کوئی سہولت میسر نہیں تھی۔ اس قصبے کے ایک سپوت حاجی حکیم اللہ بخش کلیار کی ربع صدی کی ان تھک جدوجہد کے نتیجے میں سڑک بن گئی' قریبی نہر پر پل تعمیر ہوا اور

اب اس گاؤں کا رابطہ شہروں سے ہوگیا ہے اور یہاں بچوں اور بچیوں کے لیے کئی تعلیمی ادارے بھی قائم ہوگئے ہیں۔ انھی میں سے ایک ادارے کا یہ پہلا میگزین ہے جس میں گاؤں اور علاقے کی پوری تاریخ بیان کی گئی ہے۔ کچھ علمی اور معلوماتی مضامین بھی ہیں اور منظومات بھی۔ بہت سی تصاویر اور اساتذہ وطلبا کی سرگرمیاں وغیرہ۔

اُردو اور انگریزی دونوں حصے بڑی خوب صورتی سے مرتب اور شائع کیے گئے ہیں۔ یہ ادارہ اور اس کے پس منظر میں کی جانے والی کاوش میں پس ماندہ علاقوں کے لوگوں کے لیے ایک مثال ہے' سبق آموز اور عبرت انگیز۔ نیت نیک ہو اور حوصلہ بلند ہو تو ہر مشکل اور ہر عقدہ حل ہوسکتا ہے۔ (ر-ہ)

اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل وحل' پروفیسر عبدالماجد۔ ناشر: ہزارہ انجمن برائے سائنس مذہب مکالمہ (HSSRD) 'مانسہرہ۔ ملنے کا پتا: علم وعرفان پبلشرز' ۳۴- اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۲۷۰۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

مصنف' حیوانیات کے استاد اور ایک مجلے اسلام اور سائنس کے مدیر ہیں۔ انھوں نے اپنے وہ تمام مضامین جمع کر دیے ہیں جو مضمون نویسی کے مختلف مقابلوں کے لیے لکھے گئے تھے۔ عدمِ برداشت کا قومی و بین الاقوامی رُجحان' عصرِ حاضر کے مسائل اور اُن کا حل' نیز فلاحی مملکت کے قیام کے لیے عملی تجاویز' اچھے مضامین ہیں۔ اس کے علاوہ سیرت' اسلامی ثقافت اور مثالی نظامِ تعلیم کے موضوع پر بھی تحریریں شامل ہیں۔ ''وقت: انسان کی سب سے قیمتی متاع'' ایک اہم مضمون ہے۔

جناب قاری محمد طیب' وحیدالدین خان' باوامحی الدین کے مضامین اور مدیر افکارِ معلم کے نام مصنف کا ایک خط بھی شامل ہے۔ اس طرح مضامین میں تنوع تو پیدا ہوگیا ہے لیکن ہمارے خیال میں' ''مسائل کا حل'' مزید محنت کا متلاشی ہے اور اس موضوع پر اُمت کے اہل دانش وبینش ہی کو نہیں بلکہ اداروں اور انجمنوں کو مل جل کر کام کرنا چاہیے۔

افراد اُمت کو دین سے ناواقفیت' جہالت' پس ماندگی' سیاسی و فوجی زیردستی' غیر یقینی